# تفہیم غالب


## شمس الرحمٰن فاروقی


### ہے کشادِ خاطرِ وابستہ در رہنِ سخن
### تھا طلسمِ قفلِ ابجد خانۂ مکتب مجھے

وزن : فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر : رمل مثمن محذوف

بیش تر شارحین اس شعر کی تشریح میں متفق ہیں۔ ان کے کہنے کا ماحصل یہ ہے کہ میری خاطرِ وابستہ کا کھلنا (یعنی میرے دل کی رنجیدگی و افسردگی کا دور ہونا) سخن (یعنی کلام، شاعری یا گفت گو) پر موقوف ہے۔ طلسم قفلِ ابجد میرے لئے مکتب کی طرح سبق آموز تھا، کیوں کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ قفلِ ابجد اسی وقت کھلتا ہے جب بات بنتی ہے، تو میں نے سمجھ لیا کہ میرا دل بھی قفلِ ابجد کی طرح ہے اور اسی وقت کھل سکتا ہے جب میں محوِ کلام ہوں۔ یہ شرح اپنی جگہ پر مکمل ہے، اگرچہ اس میں لفظ "طلسم" کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی گئی ہے، لیکن شعر کی وضاحت میں یہ شرح کامیاب ہے۔

جوشؔ ملسیانی نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ "خانۂ مکتب" مبتدا ہے، یعنی مصرعے کی نثر یوں ہو گی : "خانۂ مکتب مجھے (یعنی میرے لئے) طلسم قفلِ ابجد تھا" لیکن انھوں نے جو شرح بیان کی ہے اس میں یہی لکھا ہے کہ "قفلِ ابجد کا طلسم میرے لئے مکتب تھا۔" بہ ہر حال، "خانۂ مکتب" کو مبتدا فرض کرنے سے متداول مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ غلام رسول مہرؔ نے بھی ایسا ہی کیا ہے، لیکن زیادہ تر شارحین کی طرح انھوں نے بھی لفظ طلسم کی کوئی شرح نہیں کی ہے۔ طباطبائی نے خدا معلوم کس بنیاد پر "طلسم" کو "کارخانہ" کے معنی میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ مکتب میرے لئے قفلِ ابجد بنانے کا کارخانہ تھا۔ (تعجب ہے کہ بے خود موہانی نے اس مہمل شرح پر کوئی گرفت نہیں کی۔)

لیکن شعر میں میں ایک بہت دلچسپ نکتہ ہے جس کی طرف شوکت میرٹھی نے خفیف سا اشارہ کیا ہے۔ افسوس کہ وہ اسے دور تک نہ لے گئے۔ "در رہنِ سخن" کے معنی "سخن کے قبضے میں ہونا، سخن کے پاس گرو ہونا، لہٰذا سخن پر موقوف ہونا" بالکل درست ہیں، لیکن اس فقرے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ "سخن کے بدلے میں رہن ہونا" کیوں کہ "رہن" کے معنی "گرو" اور "گرو کرنا" دونوں ہوتے ہیں (منتخب اللغات)۔ لہٰذا مصرعے کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے کشادِ خاطرِ وابستہ کو رہن رکھ کر سخن کو حاصل کیا ہے۔ یعنی شاعری ہمیں تب حاصل ہوئی ہے جب ہم نے کشادِ خاطر کو قربان کیا ہے۔ یعنی شاعری کے بدلے میں ہمیں ذہنی کوفت یا دل گرفتگی حاصل ہوئی ہے۔ اب دوسرے مصرعے کا مطلب یہ ہوا کہ خانۂ مکتب میرے لئے ایک طلسم قفلِ ابجد تھا۔ یعنی مکتب میں حرف سخن تو تھے جیسے کہ قفلِ ابجد میں ہوتے ہیں، لیکن وہ ایک طلسم کی طرح تھے۔ یعنی میں نے مکتب میں علم تو سیکھا، لیکن اس علم کی مثال ایک طلسم کی تھی جسے کوئی کھول نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ حرف و سخن جو میں نے مکتب میں حاصل کئے، ان سے کشادِ خاطر نہ ہو سکی۔ بلکہ میرا اس علم کو حاصل کرنا ہی میرے لئے دل گرفتگی کا باعث بن گیا۔ قفلِ ابجد کا طلسم اگر کھلتا تو دل بھی کھلتا، لیکن وہ طلسم میں کھول نہ سکا۔ اب میں شاعری کر کے، یعنی حرف و سخن کا استعمال کر کے، اپنے علم کا اظہار کرتا ہوں، لیکن اس کی قیمت مجھے یہ دینی پڑ رہی ہے کہ میں نے کشادِ خاطر سے ہاتھ دھو لیا ہے۔

سوال یہ اٹھ سکتا ہے کہ قفلِ ابجد کا طلسم کیوں نہ کھل سکا اور علم حاصل

کرکے مجھے کشادہ خاطری کیوں نہ نصیب ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ دنیاوی اور عقلی علوم جو مکتب میں سکھائے جاتے ہیں وہ کائنات کو سمجھنے میں ہماری مدد نہیں کرتے، ان سے ہمیں عرفان نہیں حاصل ہوتا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ علم حاصل کرکے شاعری کرنا سیکھا، لیکن شاعری اظہار مطلب میں ناکام رہی۔ جیسا کہ غالب نے اور جگہ بھی کہا ہے ؎

فکر سخن یک انشا زندانی خموشی دود چراغ گویا زنجیر بے صدا ہو

اور ظاہر ہے کہ شاعری جب اظہار مطلب میں ناکام رہی تو اس کا نتیجہ دل گرفتگی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ؟

اب سوال یہ ہے کہ قفل ابجد کے لئے طلسم کی صفت کیوں استعمال کی ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ "طلسم" کے ایک معنی کوئی خفیہ کل" یعنی SECRET MECHANISM بھی ہوتے ہیں۔ (اسٹائنگاس) شمس اللغات میں "طلسم" کے معنی لکھے ہیں " حکمت ساختن در چیزے" یعنی کسی چیز میں کوئی حکمت رکھ دینا۔ ان معانی کی روشنی میں لفظ "طلسم" اور "قفل ابجد" (جس میں خفیہ کل ہوتی ہے اور جو حکمت سے بنایا جاتا ہے) دونوں میں مناسبت ظاہر ہو جاتی ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ شعر کے متداول معنی کی روشنی میں "قفل ابجد" کا مفہوم بالکل سامنے کی چیز معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ اس مشہور شعر میں ہے ؎

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد
تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

لیکن شعر کا کمال یہ ہے کہ جس کی طرف شوکت نے خفیف سا اشارہ کیا ہے اور جس کی مفصل وضاحت میں نے کی ہے وہ متداول معنی کی بالکل ضد ہیں، لیکن شعر میں اس معنی کی بھی گنجائش ہے۔ اور لفظ "طلسم" اس معنی میں جتنا کارآمد ہے اتنا کارآمد متداول معنی میں نہیں ہے۔ شعر بہر حال غیر معمولی ہے۔ ▲▲


## گنج سوختہ
مجموعۂ کلام
شمس الرحمٰن فاروقی
قیمت : ۹/۰۰

## سبز اندر سبز
مجموعۂ کلام
شمس الرحمٰن فاروقی
قیمت
نو روپے

## چار سمت کا دریا
رباعیات
شمس الرحمٰن فاروقی
قیمت
چھ روپے

شمس الرحمٰن فاروقی کی نئی کتاب
## تنقیدی افکار
قیمت : بائیس روپے

شمس الرحمٰن فاروقی
کے انگریزی مضامین کا مجموعہ
## THE SECRET MIRROR
جس میں غالب، میر، انیس اور اقبال پر معرکت الآرا مضامین شامل ہیں
قیمت
اسّی روپے

شب خون کتاب گھر، ۳۱۳۔ رانی منڈی، الٰہ آباد